ٹیلیفون نمبر

رجسٹرڈ ایل نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

ہفتہ وار نمبر ۹

قادیان

الفضل

یوم شنبہ

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۸ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ھش | ۱۵ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۸ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۸۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ آج حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو نقاہت بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

کل بعد نماز عشاء مہمانخانہ میں تقاریر کا انعامی مقابلہ جناب مولوی ابوالعطاء صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں تعلیمی اداروں کے طلباء نے شرکت کی۔ اخوند فیاض احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج اول۔ مولوی دوست محمد صاحب جامعہ احمدیہ دوم۔ نور محمد صاحب مدرسہ احمدیہ سوم رہے۔ اور انعام حاصل کیا۔ ناصر احمد صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کو خاص انعام دیا گیا:

ستائیسویں مجلس مشاورت ۱۹۴۷ء کے دوسرے روز کی کارروائی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ضروری نصائح

بجٹ ۴۸-۱۹۴۷ء پر بحث

قادیان ۵ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سوا گیارہ بجے مشاورت ہال میں تشریف لائے۔ اور مکرم حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل کی تلاوت کے بعد لمبی دعا سے حضور نے اجلاس اول کی کارروائی شروع فرمائی۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ناظر اعلےٰ نے مجلس مشاورت ۴۶ء کے فیصلوں کی تعمیل کی رپورٹ سنائی۔ کہ دوران سال میں پچھلے سال کے فیصلہ جات پر کس طرح صدر انجمن نے عملدرآمد کیا۔ اس کے بعد جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ان ایزادیوں کا ذکر کیا۔ جو دوران سال میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمائی تھیں۔ جن کی کل رقم ۶۰۸۸۳-۱۰-۳ سے بنتی ہے نیز ان ردشدہ تجاویز کا بھی ذکر کیا۔ جن کو مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی صدر انجمن احمدیہ نے منظوری دینی مناسب نہ سمجھی تھی۔ یا جو تجاویز بجٹ کی تکمیل کے بعد موصول ہوئی تھیں۔

ہر دو رپورٹوں کے سنائے جانے کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مختصر سی تقریر میں رپورٹوں کی بعض خامیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو ضروری ہدایات دیں۔ جن کا ذکر کرنا عوام کی دلچسپی کا موجب نہ ہوگا۔ البتہ نکاح بیوگان کی تجویز کے متعلق حضور نے جو پُرحکمت ارشادات فرمائے۔ انہیں افادہ عام کے لئے مختصراً درج کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ شادیوں کے متعلق ایک تجویز رد کر دی گئی ہے مگر یہ غور طلب امر ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ زیادہ شادیاں ہونی چاہئیں۔ اور دوسری طرف ان کی راہ میں ایسی روکاوٹیں حائل ہیں۔ جنہیں آسانی سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ بے شک یہ چیز ہمارے ملک کے لئے معمہ بنی ہوئی ہے۔ لیکن اگر اس پر ذرا بھی غور کیا جاتا تو آسانی سے اس کا حل مل جاتا۔ اور آج ہندوستان ذلت کے گڑھے میں نہ گرتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صاف حکم اس کے متعلق موجود ہے کہ تزوجوا ولوداً ودوداً کہ زیادہ اولاد پیدا کرنے والی اور محبت کرنے والی عورتوں سے شادی کرو۔ اسلام کا یہ حکم بہت بڑی حکمت پر مبنی ہے۔ اگر آج مسلمان اس پر عمل کرتے۔ تو صرف نصف صدی کے اندر اندر وہ ہندوستان کی کایا پلٹ سکتے تھے۔ اور آج جہاں ان کی اقلیت ہے۔ وہاں ان کی اکثریت ہوتی۔ مگر باوجود اس کے کہ مسلمان قلت تعداد کے باعث ہر جگہ ذلیل ہو رہے ہیں۔ حالیہ بہار اور کلکتہ کے فسادات ہی ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھے۔ جہاں ان کی بہو بیٹیوں کو بے نقاب کیا گیا۔ ان کی عصمت دری کی گئی۔ ان سے ہر قبیح سے قبیح اور ذلیل سے ذلیل سلوک روا رکھا گیا۔ مگر وہ مغربیت کے اثر سے آزاد نہیں ہوئے۔ اور اسلام کے اس سنہری اصل پر عمل کرنے کی انہیں توفیق نہیں ہوئی۔

بے شک وہ تو اندھے ہیں مگر ہماری جماعت اندھی نہیں۔ ہمیں تو کثرت ازدواج پر زور دینا چاہیئے۔ اور اس میں کوئی بوجھ محسوس نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ چاہیئے کہ اسلام کی اس بہت بڑی حکمت سے فائدہ اٹھائیں آج اگر ہم اس پر عمل شروع کردیں تو ہندوستان کی موجودہ بدحالی اور مسلمانوں کی کمزوری فوراً رفع ہو سکتی ہے۔

شادیوں کے معاملہ میں زیادہ چھان بین اور کرید لغو ہے۔ خدا نے مرد عورت کو جوڑا بنایا ہے۔ وہ بہرحال مل بیٹھیں گے۔ شادی اللہ تعالےٰ کے قانون اور انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اسے بدلا نہیں جا سکتا۔

لیکن اس میں بعض دفعہ ایسی غیر معقول باتیں کرتے ہیں۔ اور ایسی لغو شرطیں لگا دیتے ہیں۔ کہ حیرت آتی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

مثلاً بعض لوگ جہیز کی شرطیں لگاتے ہیں۔ کہ اتنا سامان ہو۔ تو ہم شادی کریں گے۔ یہ سب لغویات ہیں۔ میں متواتر سالہا سال سے جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں۔ کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ اگر جماعت کے لوگ اس طرف توجہ کریں۔ تو بہت جلد اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر وہ یہ عہد کر لیں۔ کہ ہر ایسی شادی جس میں فریقین میں سے کسی کی طرف سے ننگی ایسی شرطیں عاید کی گئی ہوں۔ تو ہم اس میں شریک نہ ہوں گے۔ تو دیکھ لو۔ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ لوگ ندامت محسوس کرنے لگیں گے۔ اور ان شنیع حرکات سے باز آجائیں گے۔

بھلا اس سے زیادہ اور کیا ذلیل کن بات ہو سکتی ہے۔ کہ لڑکیوں کے چارپایوں کی طرح سودے کئے جائیں۔ اور منڈی میں رکھ کر ان کی قیمت بڑھائی جائے۔ پس ہماری جماعت کو ایسی شنیع حرکات سے بچنا چاہیئے۔ اور عہد کرنا چاہیئے۔ کہ ایسی شادی میں کبھی شامل نہ ہوں گے۔ خواہ وہ سگے بھائی یا بہن کی ہی ہو۔

بجٹ کمیٹی ۲

جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے سٹیج پر تشریف لانے کے بعد مکرم چودھری عبدالباری صاحب نائب ناظر بیت المال نے بجٹ کمیٹی ۲ کی رپورٹ سنائی۔ جس میں زمینداروں کی آمد تشخیص کرنے کے لئے تین سال کی اصل آمد سال وار معین کر کے اس کی اوسط شرح ۱/۱۶ نکال کر چندہ وصول کرنے کی تجویز تھی۔ اور دوسری تجویز تاجروں کی آمد کی تشخیص کے لئے تین آدمیوں کا ایک بورڈ مقرر کرنے کی تھی۔ سب کمیٹی نے تجویز اول کی مخالفت کرتے ہوئے اسکی بجائے حسب ذیل تجویز پیش کی کہ بجٹ کے اندازے کے لئے گذشتہ سال کی آمد لی جائے۔ لیکن تشخیص اور وصولی اس سال کی اصل آمد کے مطابق ہو۔

اس تجویز پر ناظر صاحب بیت المال نے ایک ترمیم پیش کی۔ لیکن وہ گر گئی۔ اس بحث میں مندرجہ ذیل اصحاب نے حصہ لیا۔

بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور۔ محمد صدیق صاحب۔ چودھری غلام سرور صاحب۔ علی اکبر صاحب۔ محمد اسماعیل صاحب۔ آرا رشماری کی گئی۔ تو کثرت رائے سے سب کمیٹی کی تجویز پاس ہو گئی۔

نظارت بیت المال کی دوسری تجویز یہ تھی۔ کہ تاجروں کی آمد کی تشخیص کے لئے حسب ہدایت ناظر صاحب بیت المال ایک بورڈ مقرر کیا جائے۔ جس کا ایک نمائندہ بیت المال کا ہو۔ اور وہی اس کا صدر ہو۔ بورڈ کے فیصلہ کے خلاف اپیل ناظر صاحب بیت المال کے پاس ہو سکے گی۔

سب کمیٹی نے اس تجویز کو کسی قدر ترمیم کے ساتھ منظور کیا۔ کہ جو بورڈ مقرر کیا جائے اس کا صدر بیت المال کا نمائندہ نہ ہو۔ بلکہ وہ خود جسے منتخب کریں۔ نیز بورڈ کے فیصلہ کے خلاف صدر انجمن احمدیہ میں اپیل ہو سکے گی نہ کہ ناظر صاحب بیت المال کے پاس اس پر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم اور غلام جیلانی صاحب نے دو ترمیمیں پیش کیں۔ مگر وہ قلت آراء کی وجہ سے گر گئیں۔ اس بحث میں حسب ذیل اصحاب نے حصہ لیا۔

میاں غلام محمد صاحب اختر۔ غلام جیلانی صاحب غلام حسین صاحب۔ ماسٹر آسان صاحب دہلی۔ محمد شریف صاحب۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم سیٹھ اللہ جوایا صاحب۔ ملک مولا بخش صاحب مولوی محمد یار صاحب عارف شیخ صاحب دین صاحب بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے۔ کثرت رائے سے سب کمیٹی کی پیش کردہ تجویز پاس ہو گئی۔ اس پر اجلاس اول کی کارروائی ختم ہو گئی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کوٹھی دارالسلام میں تشریف لے گئے۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اور نواب محمد الدین صاحب نے بجٹ کمیٹی ۱ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں (۱) نظارت علیا کی تجویز (کہ ۵ صوبوں کے امراء کے لئے ایک ایک کلرک اور سٹیشنری وغیرہ کے لئے ۳۲ روپیہ کی رقم منظور کی جائے) کی تائید کی گئی تھی۔ اس کے متعلق صرف شمس الدین صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کثرت رائے سے یہ تجویز پاس ہو گئی۔

(۲) سب کمیٹی کی دوسری تجویز نظارت تعلیم و تربیت کی تجویز ۳ (مندرجہ ایجنڈا) کے متعلق یہ تھی۔ کہ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ اور ان ہردو کے ہوسٹلوں کے واسطے جدید عمارت تعمیر کرنے کے لئے پچیس ہزار روپیہ کی رقم منظور کی جائے۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے اس میں ایک ترمیم پیش کی۔ مگر وہ گر گئی۔ اس بحث میں حسب ذیل اصحاب نے حصہ لیا۔

مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم۔ مولوی عبدالقادر صاحب نمائندہ لجنہ۔

کثرت رائے سب کمیٹی کی پیش کردہ تجویز کے حق میں تھی۔ مگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔

(۳) سب کمیٹی کی تیسری تجویز تجویز ۷ مندرجہ ایجنڈا کے متعلق یہ تھی۔ کہ قادیان کے مضافات میں دارالتبلیغ بنانے کے لئے ۱۰ ہزار روپیہ کی منظوری دی جائے۔ سب کمیٹی کی تجویز کی تائید میں نہ تھی۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال نے اس پر ترمیم پیش کی۔ کہ دس ہزار کی رقم صدر انجمن احمدیہ کی تجویز کے مطابق ابھی منظور کی جائے۔ اس بحث میں حسب ذیل اصحاب شریک ہوئے۔

چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری۔ مولوی محمد یار صاحب عارف۔ نمائندہ لجنہ۔ میاں غلام محمد صاحب اختر۔

آراء شماری پر کثرت رائے نے چودھری فتح محمد صاحب کی ترمیم کی تائید کی۔ مگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔

(۴) سب کمیٹی کی تجویز صدر انجمن احمدیہ کی تجویز ۸ مندرجہ ایجنڈا (کہ دارالقضاء کی عمارت کے لئے دس ہزار روپیہ کی منظوری دی جائے) کے متعلق یہ تھی۔ کہ سر دست اس کو معرض التواء میں رکھا جائے۔ شیخ بشیر احمد صاحب نے اس میں ترمیم پیش کی۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی تجویز ہی درست ہے۔ عمارت کا قیام ابھی ہونا چاہیئے۔ اس بحث میں حسب ذیل احباب شریک ہوئے۔

شیخ بشیر احمد صاحب لاہور۔ چودھری غلام سرور صاحب۔ نمائندہ لجنہ۔

کثرت رائے شیخ بشیر احمد صاحب کی ترمیم کے حق میں تھی مگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔

بجٹ ۴۸-۱۹۴۷ء

ان تجاویز کے بعد اصل بجٹ پیش کیا گیا۔ جس میں ۳۶۶۰۰۰ روپیہ کی زیادتی تھی۔ بجٹ پر حسب ذیل احباب نے ناقدانہ تقریریں کیں۔

میاں غلام محمد صاحب اختر۔ مولوی عبدالقادر صاحب۔ محمد شریف صاحب۔ مولوی ابو العطاء صاحب۔ حافظ نور الٰہی صاحب۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد۔ مولوی نور الحق صاحب۔ صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب بابو احمد جان صاحب کراچی۔ میاں عطاء اللہ صاحب امرتسر۔ نمائندہ لجنہ۔ مولوی عبدالمغنی صاحب

جناب ناظر صاحب بیت المال نے بجٹ پر عائد شدہ اعتراضات کا جواب دیا۔

چونکہ اس دفعہ بجٹ میں غیر معمولی طور پر ایزادی تھی۔ اس لئے بعض دوستوں کی طرف سے آمد کے بڑھانے کے لئے حسب ذیل تجاویز پیش کی گئیں۔

(۱) مولوی ابو العطاء صاحب نے تجویز پیش کی۔ کہ وصیت لازمی طور پر ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۸ کی جائے۔ جو اس سے زیادہ دیتا ہو۔ وہ بھی ایک حصہ بڑھا دے۔ مگر یہ تجویز گر گئی۔

(۲) میاں عطاء اللہ صاحب نے تجویز پیش کی کہ ۲۵۰ روپیہ سے زیادہ آمد پر شرح چندہ بڑھا دی جائے۔ مگر یہ تجویز بھی پاس نہ ہو سکی۔

(۳) میاں عبدالمنان صاحب نے تجویز پیش کی۔ کہ تفسیر القرآن کی چالیس ہزار کی آمد کو بجٹ میں شامل نہیں کیا گیا۔ شامل کیا جائے۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ رقم اگلے حصہ کی طباعت پر خرچ ہو گی۔ جو اس وقت قرض کے طور پر ہے۔ یہ ایک حسابی غلطی ہے۔ اسکی اصلاح کر دی جائیگی۔

اس کے بعد خرچ کا بجٹ نمائندگان کے سامنے پیش ہوا۔ جس میں تین ترمیمیں پیش کی گئیں۔ (۱) پہلی ترمیم ریویو آف ریلیجنز کی گرانٹ بند کر دی جائے۔ (۲) ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے لئے ایک ٹیوٹر منظور کیا جائے۔ (۳) تیس ہزار روپیہ جو صدر انجمن نے تعمیر کے لئے رکھا تھا۔ وہ محکمہ تعلیم کی ناگزیر ضروریات کے لئے بجٹ میں منظور کیا جائے۔ پہلی اور ...

آخری ترمیمیں پاس نہ ہو سکیں۔ دوسری ترمیم پاس ہوگئی۔ اور سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کی منظوری کا فیصلہ فرمادیا۔

دوسری ترمیم کے نامنظور ہو جانے کے بعد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم نسواں کے متعلق اپنے خیالات کا جو اظہار کیا۔ اسے افادہ عام کے لئے مختصراً درج کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اس وقت نئی عمارتوں کی تعمیر کی بجائے ہمیں یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ پہلی بنی ہوئی عمارتوں کو ہم کس طرح محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ ملک کی فضا بہت مکدر ہو چکی ہے۔ اور ہمیں اپنی جانوں اور مالوں کی حفاظت کی کوئی اطمینان بخش صورت نہیں دکھائی دیتی۔ پس بجائے اس کے کہ یہ روپیہ ہم نئی تعمیر پر صرف کریں۔ پہلی عمارتوں کی حفاظت پر صرف کرنا چاہیئے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ نیز جامعہ نصرت کے نام پر صدر انجمن احمدیہ کئی بار مجھ سے رقوم حاصل کر چکی ہے مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ رقوم اصل مقصد کے لئے خرچ نہیں کی گئیں بلکہ انگریزی سکول پر ان کو صرف کر دیا گیا ہے جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں تو اس بات کا قائل ہی نہیں۔ کہ عورتوں کو مغربی تعلیم دلائی جائے۔ مردوں کے لئے تو مجبوری ہے۔ کیونکہ انہوں نے ملازمتیں کرنی ہوتی ہیں۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک معتد بہ حصہ نے اپنی خدمات دین کے لئے پیش کی ہیں۔ مگر عورتوں کو کیا مجبوری ہے۔

نیز اب تو انگریز ہندوستان سے جا رہے ہیں۔ اور ان کے چلے جانے کے بعد انگریزی زبان کی کوئی قدر نہ رہے گی۔ ہندوستان میں بہرحال کوئی ملکی زبان ہی غالب آئے گی۔ انگریزی ہندوستان میں کبھی بھی زیب نہیں دے سکتی۔ کیونکہ چالیس کروڑ میں سے صرف چند لاکھ اس سے آشنا ہیں۔ اتنی بڑی اکثریت کو کیا مصیبت پڑی ہے۔ کہ خواہ مخواہ اپنی زبان چھوڑ کر انگریزی سیکھنے کا تکلف کرے۔ اور اس کے رواج کی حمایت کرے۔ غیر زبان میں سب سے زیادہ دقت یہ ہوتی ہے۔ کہ اپنے مافی الضمیر کو آسانی سے اس میں ادا نہیں کیا جا سکتا۔

انگریزوں کی موجودگی میں تو اسے اس وجہ سے برتری حاصل تھی۔ کہ وہ حاکموں کی زبان تھی۔ اور اس کی ریس میں فخر محسوس کیا جاتا تھا۔ اور دوسرے ان علوم کے حاصل کرنے کے لئے جو انگریزوں کے پاس تھے انگریزی جاننا ضروری تھی۔ مگر اب جبکہ وہ علوم حاصل ہو چکے ہیں۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔

اس وقت تعلیم پر جو اخراجات ہو رہے ہیں۔ وہ ہماری تبلیغ کے اخراجات سے زیادہ ہیں۔ حالانکہ ہمیں تبلیغ پر زیادہ خرچ کرنا چاہیئے تھا۔ یہ ہمارے ملک کا ایک رواج بن چکا ہے۔ کہ تعلیم پر بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی وقت یہ نوبت آئی۔ کہ تعلیمی اداروں کو بند کر کے وہ اخراجات تبلیغ پر صرف کرنے پڑے۔ تو میں اسے بالکل معیوب نہ گردانونگا۔ کیونکہ ہمارا اصل کام تبلیغ ہے۔

اگر ٹیگور ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر اپنے شاگردوں کو اعلےٰ علوم سکھا سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایک احمدی معلم ایسا نہ کرے۔ ہمیں اپنی تعلیم نہایت سادگی سے پھیلانی چاہیئے۔ اور حتی الامکان زائد اخراجات سے بچنا چاہیئے؛

اس کے بعد حضور نے خرچ کا بجٹ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جو دوست چاہتے ہوں۔ کہ اسے منظور کیا جائے کھڑے ہو جائیں۔ اس پر ۳۴ اصحاب کھڑے ہوئے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔ حضور نے فرمایا۔ اخراجات کا جو بجٹ منظور کیا گیا ہے۔ وہ آمد سے بہت زیادہ ہے۔ اس لئے میں جماعت کے دوستوں سے استفسار کرتا ہوں۔ کہ اس کمی کو کس طرح پورا کیا جائے۔ سب کمیٹی نے تو یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہر احمدی سے نصف ماہ کی آمدنی جائے۔ لیکن اس سے قریباً ۳ ½ لاکھ کی کمی پوری ہو سکے گی۔ اور پھر جو بس ½ ۱ لاکھ کے قریب فرق رہ جائے گا اس وقت دوست مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھ لیں۔ اور اس مسئلہ پر غور کریں۔ کہ آمد کے بڑھانے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؛

اس پر حضور نماز مغرب و عشاء کے لئے مسجد نور میں تشریف لے گئے۔ (باقی)

خاکسار منیر احمد ویٹس

نماز اگر ہے تری بے وضو تو کچھ بھی نہیں

یہ محض غلغلۂ ہاؤ ہو تو کچھ بھی نہیں — نہیں جو اس سے رہِ گفتگو تو کچھ بھی نہیں

ترا اُقامتِ دیں کا چمن ہے گو خوش رنگ — نہیں خدا سے تعلق کی بُو تو کچھ بھی نہیں

سبو ہے خوب اِن الحکم الا للہ کا — مئے رضا سے تہی ہے سبو تو کچھ بھی نہیں

ملا نہ عرش کے چشمے سے جب اسے پانی — پھر اجتہاد کی یہ خشک جُو تو کچھ بھی نہیں

جو دل نہیں ہے مطہّر تو چھو نہ قرآں کو — نماز اگر ہے تری بے وضو تو کچھ بھی نہیں

خدا کی بادشاہت ہے، خدا کی بادشاہت — ہے اس کا فضل تری آرزو تو کچھ بھی نہیں

تری نوا میں مسیحا کی سانس ہے تنویر

تُو ایک تار ہے نادان تُو تو کچھ بھی نہیں

موجودہ فتنوں سے بچنے کے لئے حقیقی امن کی صورت

موجودہ وقت میں جو صورت بے اطمینانی اور بدامنی کی قائم ہے۔ اور ہر چہار اطراف سے وحشتناک خبریں آرہی ہیں۔ اس صورت کے انسداد کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے جو کچھ ممکن ہے کوشش ہو رہی ہے۔ اور ہر فرقہ کے لیڈران بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ امن کی صورت قائم ہو جائے۔ جابجا امن کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ اور لیڈران ہدایات جاری کر رہے ہیں۔ کہ با امن ہو کر رہا جائے۔ بے شک ان تجاویز سے امن کی صورت قائم ہوگی۔ مگر حقیقی امن کی صورت وہی ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے علم پا کر دنیا کو اطلاع دی ہے۔ حضور کا الہام ہے۔

والذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون۔ (تذکرہ صفحہ ۶۶۷)

کہ جو لوگ ایمان لائے۔ اور اپنے ایمان کو شرک سے ملوث نہیں کیا۔ ایسے لوگوں کے لئے امن ہے۔ اور وہ ہدایت یافتہ ہیں؛

پس حقیقی امن کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ سچا ایمان ہو۔ اور اسلام کے مطابق عمل ہو۔ اور شرک کی کوئی ملونی نہ ہو۔ ایسے لوگوں کو خدا کی طرف سے راہ نمائی حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ امن میں رہتے ہیں؛

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلس علم و عرفان

انبیاء۔ خلفاء اور ائمہ کی اہم ذمہ واریاں

قادیان ۶ ر ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ ابتداء میں مختلف مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اور مکرمی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور بعض دیگر احباب سے گفتگو فرماتے رہے اس کے بعد حقائق و معارف سے پر ایک تقریر فرمائی۔ جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

فرمایا:۔ کل شوریٰ کے اجلاس میں ایک واقعہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق میں اس وقت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ تا کہ صحیح جذبۂ ایمان کا احباب کو علم ہو سکے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جس شخص کو کسی کام کے لئے مقرر فرماتا ہے۔ اس کے متعلق پہلی ذمہ واری خود اسی پر عائد ہوتی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ لوگ اس کے ساتھ تعاون کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ وہ بہر حال اس کام کے لئے خود ذمہ وار ہوتا ہے۔ مثلاً تبلیغ کا فریضہ ہر مومن پر فرض ہے۔ لیکن اگر کوئی اسے ادا نہیں کرتا۔ تو نبی یا امام وقت کی ذمہ واری ختم نہیں ہو جاتی۔ اور وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ چونکہ لوگ ساتھ نہیں ہیں۔ اس لئے ہم تبلیغ کی ذمہ واری کو ادا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح جہاد کے متعلق اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ذمہ دار قرار دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خواہ اور لوگ شامل ہوں یا نہ ہوں۔ آپ بہر حال اپنے آپ کو جہاد کے لئے پیش فرما دیا کرتے تھے۔ اس کی مثال جنگ حنین کے موقع پر بھی ملتی ہے۔ جب ایک موقع پر حالت اتنی نازک ہو گئی تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے تھے۔ پھر ان میں سے بھی دس پیچھے رہ گئے۔ اور صرف دو باقی رہ گئے۔ لیکن باوجود اتنی نازک حالت کے پھر بھی آپ نے واپس لوٹنے کا مشورہ منظور نہ فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے تفصیل کے ساتھ حنین کی جنگ کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے تھے۔ کہ جہاد کی پہلی ذمہ واری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے آپ نے یہ نہ دیکھا۔ کہ لوگ میرے ساتھ ہیں یا نہیں۔ بلکہ خود آگے بڑھے اور فرمایا۔ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب۔ کہ میں خدا کا نبی ہوں۔ اور جھوٹا نہیں ہوں۔ لیکن اے لوگو اس وقت جو میں غیر معمولی جرأت کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہوں۔ اس سے کہیں یہ نہ سمجھ لینا۔ کہ مجھے کچھ خدائی طاقت حاصل ہو گئی ہے۔ میں انسان ہی ہوں۔ اور عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ اب دیکھو ایسے نازک موقعہ پر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ نہیں دیکھا۔ کہ میرے ساتھ کوئی ہے یا نہیں۔ بلکہ آپ نے سمجھا۔ چونکہ جہاد کا اصل حکم اللہ تعالےٰ نے مجھے دیا ہے۔ اور گو باقی مسلمان بھی اس کے مخاطب ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ ذمہ واری چونکہ مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے کوئی اور میرے ساتھ شریک ہو یا نہ ہو۔ مجھے بہر حال اس حکم کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ پس اللہ تعالےٰ جب انبیاء۔ خلفاء اور ائمہ کو دنیا کی ہدایت کے لئے مقرر کرتا ہے۔ تو اپنے احکام کی تعمیل کرنے کی پہلی ذمہ واری انہی پر عائد کرتا ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھ کر میں نے مشاورت کے اجلاس میں کہا تھا۔ کہ اگر حفاظت مرکز کے چندہ کی مطلوبہ رقم جماعت پورا نہ کر سکی۔ تو میں اپنی فلاں جائیداد بیچ کر اسے پورا کر دوں گا۔ اس وقت بعض دوستوں نے یہ محسوس کیا تھا۔ کہ گویا میں نے ان کی کمزوری کا اظہار کیا ہے۔ اور یہ گویا ان کے ایمان پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ یہ غلط تھا۔ میں نے تو صرف اس حقیقت کا اظہار کیا تھا۔ کہ چونکہ سب سے زیادہ ذمہ واری نبی خلیفہ اور امام وقت پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے پہلی قربانی پیش کرنے کا حق ان کا ہے۔ اس میں کسی کو برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت دوستوں کو بجائے یہ کہنے کے کہ جب تک ہم قربانی کرنے کے لئے موجود ہیں۔ آپ کیوں قربانی کرتے ہیں۔ اصل میں انہیں یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ ہمیں بھی اس قربانی میں شریک کر لیں۔ اگر وہ یہ کہتے۔ تو ان کا جواب صحیح جواب ہوتا۔ کیونکہ گو اللہ تعالےٰ کی طرف سے سب سے زیادہ ذمہ واری امام پر عائد ہوتی ہے اور اس لئے اسے قربانی کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ شامل ہو کر قربانی کی جا سکتی ہے۔ یہ الگ بات ہوتی ہے۔ کہ بعض دفعہ حالات اور مصلحت وقت کی بنا پر ایک قربانی میں دوسروں کو آگے کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعض اوقات تقسیم کار کے لحاظ سے خود جنگ میں تشریف نہ لے جاتے تھے۔ کیونکہ آپ مرکز میں ٹھہرنا زیادہ مناسب سمجھتے تھے۔ اسی طرح چونکہ آپ کے پاس زیادہ مال نہ تھا۔ اس لئے مالی قربانی میں بعض اوقات دوسرے صحابہ قدرتی طور پر زیادہ حصہ لے لیتے تھے۔ پس گو بعض وقتی امور میں خاص خاص جماعتوں یا افراد کو زیادہ قربانی کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ لیکن یہ تو مصلحت وقت اور تقسیم کار کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ ورنہ اصل مخاطب اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں۔ جن کے سپرد وہ کوئی کام کرتا ہے۔ ہاں اس کی متابعت میں دوسروں پر بھی ذمہ واری ہوتی ہے۔ لیکن اگر دوسرے ذمہ واری ادا نہ کریں۔ اور رہ جائیں۔ تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اکیلا میدان میں نکل آئے۔ اور اگر وہ بھی رہ جائے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کا کام ہے کہ وہ اس کے کام کو پورا کرے۔ خواہ فرشتے بھیج کر کرے یا کسی اور طریق سے جب میں نے اپنی قربانی پیش کی تھی۔ تو اس سے احباب کے ایمان کی ہتک نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ چونکہ سب سے پہلی اور سب سے زیادہ ذمہ واری اللہ تعالےٰ کی طرف سے مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے اپنی ذمہ واری کو ادا کرنے کے لئے اپنی قربانی پیش کر دی تھی۔ دوستوں کو اس موقعہ پر یہ نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ کہ آپ کیوں یہ قربانی کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا صحیح اور موزون جواب یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ہمیں بھی آپ اس قربانی میں اپنے ساتھ شریک کر لیں۔

مختلف سوالات اور ان کے جواب

سوال:۔ نبی کے لئے کثرت سے الہامات کا ہونا ضروری ہے۔ کیا حضور میں الہامات کی یہ کثرت نہیں پائی جاتی؟

جواب:۔ نبی کے لئے الہامات کی جو کثرت ہوتی ہے۔ اس کا فیصلہ کرنا میرا یا آپ کا کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ حق صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ کہ وہ فیصلہ کرے اور بتائے کہ کونسی کثرت نبیوں والی ہے۔ اور کونسی نہیں؟

سوال:۔ ایک مسافر اگر امام کی اقتدا میں پوری نماز ادا کرے۔ تو کیا اس کی سنتیں سنتیں سمجھی جائیں گی یا نفل۔

جواب:۔ اس کی سنتیں نفلوں میں شمار کی جائیں گی۔

سوال:۔ موجودہ فتنہ و فساد کے دور ہونے کے لئے غیر احمدیوں کو بھی نفلی روزے رکھنے کی تحریک کی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ نہ صرف غیر احمدیوں کو ہی ایسی تحریک کی جا سکتی ہے۔ بلکہ اگر غیر مسلم بھی آپ کی بات مانیں تو انہیں بھی بے شک تحریک کریں۔ اس موقعہ پر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے عرض کیا۔ کہ انہوں نے مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن کے ایام میں بعض مسلم لیگی لیڈروں کو تحریک کی تھی۔ کہ وہ بجائے ہڑتال وغیرہ کے مسلمانوں میں روزہ رکھنے اور دعائیں کرنے کی تحریک کریں۔ گو اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ لیکن اصولی طور پر انہوں نے اس تحریک کو بہت پسند کیا تھا۔

سوال:۔ کیا خلیفہ کی موجودگی میں مجدد آ سکتا ہے؟

جواب:۔ خلیفہ تو خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے۔ اور اس کا کام ہی احکام شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے۔ پھر اس کی موجودگی میں مجدد کس طرح آ سکتا ہے؟ مجدد تو اس وقت آیا کرتا ہے۔ جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔

سوال:۔ کیا حضور دعائے قنوت کے قائل ہیں؟

جواب:۔ دعائے قنوت کا تو میں قائل ہوں لیکن اس بات کا قائل نہیں ہوں۔ کہ اس کا پڑھنا ضروری اور فرض ہے۔ میرے نزدیک دعائے قنوت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک خاص زمانہ کا فعل ہے۔ جسے غلطی سے فرائض میں داخل کر لیا گیا ہے۔

سوال:۔ کیا ایک احمدی مسلم لیگ کا عہدہ دار بن سکتا ہے؟

جواب:۔ عہدہ دار تو بن سکتا ہے۔ لیکن اسے پہلے

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سکھر میں"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب شروع مارچ میں سندھ تشریف لائے۔ تو جماعت سکھر نے درخواست کی۔ کہ حضور واپسی پر کچھ وقت سکھر میں قیام فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے درخواست کو منظور فرمالیا۔ چنانچہ ۳۰ مارچ ۱۹۴۷ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مع اہل بیت و ام المومنین و قافلہ چھ بجے شام روہڑی پہنچے۔ جہاں سے موٹر کاروں پر سکھر تشریف لائے۔ اور سید غلام مرتضےٰ شاہ صاحب ایگزیکٹو انجنیئر کے بنگلہ پر قیام فرمایا۔

حضور کے سکھر تشریف فرما ہونے کی اطلاع خاکسار نے جماعتوں کو دیدی تھی۔ چنانچہ باڈہ (ساٹھ ستر میل)، کنبٹ (چالیس میل)، روہڑی، صوبو دیرو (۵۰ میل)، کمال ڈیرو (۸۰ میل)، آگرہ (۲۵ میل)، شریف آباد فارم (۱۰۰ میل)، ریاض اسٹیٹ (۸۰ میل) آگرہ (۱۰۰)، اور کوئٹہ (۲۵۰ میل) سے احباب جماعت مرد اور عورتیں ڈیڑھ سو کے قریب حضور کی زیارت اور ملاقات کے لئے سکھر میں حاضر ہوگئے۔

رات کو جماعت سکھر کی طرف سے ایک عام دعوت طعام کا انتظام کیا گیا۔ جس میں شہر کے معززین اور سرکاری عہدیدار خاص طور پر مدعو تھے۔ حضور نے اس موقعہ پر تقریباً تین گھنٹے تک علمی مذاکرہ فرمایا۔ اور سوال کرنے والوں کو شافی جوابات ارشاد فرماتے رہے۔

مورخہ ۳۱ کو گیارہ بجے کے قریب حضور مع اہل بیت۔ لائڈ جارج بیرج دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور کافی وقت تک ٹیکنیک کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ بعد ازاں ایگزیکٹو انجنیئر کو حضور نے ٹی پارٹی پر مسرور فرمایا۔ اس کے بعد حضور کشتیوں پر سوار ہوکر دریا کی سیر کو تشریف لے گئے۔ اس دوران میں حضور نے سندھ کے مشہور مندر سادھ بیلے کو جو دریا کے درمیان ایک جزیرہ کی صورت میں ہے۔ اندر جاکر دیکھا۔

۳۱ مارچ کی دوپہر کو جناب نادر حسین صاحب ایکسائز سپرنٹنڈنٹ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مع قافلہ و احباب جماعت دعوت طعام پیش کی۔ اس دعوت میں بھی معززین شہر مدعو تھے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک حضور نے مختلف مذہبی۔ سیاسی اور اقتصادی سوالات کے متعلق حقائق و معارف بیان فرمائے۔ ان تقریبوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بلند شخصیت اور تبحر علمی کا گہرا اثر معززین کی طبائع پر ہوا۔ جس کا اظہار انہوں نے بعد میں کیا۔

ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد حضور نے بیعت لی۔ اور پانچ اصحاب نے بیعت کی۔ اس کے بعد حضور مع اہل بیت و قافلہ موٹر کاروں پر سوار ہوکر روہڑی اسٹیشن پر تشریف لے گئے اور ساڑھے چھ بجے سندھ ایکسپریس پر قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور کے قیام سکھر کے دوران میں احباب جماعت سکھر نے پوری مستعدی اور اخلاص سے کام کیا۔ خصوصاً صوفی محمد رفیع صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سید غلام مرتضےٰ شاہ صاحب ایگزیکٹو انجنیئر۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب امپلائمنٹ ایکسچینج نہایت اخلاص سے کام کرتے رہے۔ حضور کے قیام کے دوران میں آٹھ موٹر کاریں لگاتار بنگلہ پر موجود رہتیں اور حسب ضرورت ان سے کام لیا جاتا رہا۔ آنیوالے مہمانوں کے کھانے اور رہائش کا انتظام بھی جماعت سکھر نے کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ سندھ)

وزیر اعظم انڈونیشیا سے ملاقات

مورخہ ۲۷/۳ کو صبح میجر شمیم احمد صاحب نے سوتن شہریار صاحب وزیر اعظم انڈونیشیا سے پنڈت نہرو صاحب کی کوٹھی پر ملاقات کی۔ اور انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم کہتے ہوئے ان کی خدمت میں بعض کتب پیش کیں۔ وزیر اعظم نے خوشی سے انہیں قبول کیا۔ اور فرمایا۔ کہ انہیں انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی موجودگی کا اچھی طرح علم ہے۔

(خاکسار عبدالمجید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی)

بادۂ عرفاں لئے ابر بہار آہی گیا

"کام آخر جذبۂ بے اختیار آہی گیا" — منتظر تھیں جس کی آنکھیں وہ نگار آہی گیا
دیدہ و دل فرش راہ تھے راتدن جسکے لئے — شکر للہ وہ امام کامگار آہی گیا
جس کی خاطر تھی ہماری روح سرگرم نیاز — نازش دوراں وہ فخر روزگار آہی گیا
تشنہ کاموں کی امنگیں پھر جواں ہونے لگیں — بادۂ عرفاں لئے ابر بہار آہی گیا
کائنات دل چمک اُٹھی نئے انداز سے — وہ نظر افروز ماہ نوربار آہی گیا
جس نے بنیادیں ہلادیں قصر استبداد کی — وہ اسیران جہاں کا رستگار آہی گیا
جس نے قوموں کا مشام جاں معطر کردیا — گلشن اسلام کا وہ نو بہار آہی گیا
جسکے دم سے رونقیں تھیں مجلس عرفان کی — پھر وہ روح بزم وہ دل کا قرار آہی گیا
اپنے عصیاں کا کیا اقرار یوں میں نے ریاض
آخر اس شان کریمی کو بھی پیار آہی گیا!

(سید ریاض احمد واقف زندگی)

مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کی خاص توجہ کیلئے

آج کل سرحد کے بعض پناہ گزین سکھ ریاست پٹیالہ میں آرہے ہیں۔ اور ۵ ہزار تک یہ تعداد پہنچ چکی ہے۔ پناہ گزینوں کی رفتار آمد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اور بھی آئیں گے۔ کیونکہ مہاراجہ صاحب نے ان کی امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس لئے ممکن ہوسکتا ہے۔ کہ یہ تعداد پچاس ہزار سے بھی تجاوز کرجائے۔ ہمیں مہاراجہ صاحب کے اس حسن سلوک سے جہاں خوشی ہے۔ وہاں آپ کی خدمت میں ہم یہ درخواست کریں گے۔ کہ وہ اپنی دوسری رعایا خصوصاً مسلمانان پٹیالہ کی حفاظت و امداد کا بھی پورا پورا انتظام فرمادیں۔ کیونکہ سابقہ تجربہ گواہ ہے۔ کہ جہاں بھی کسی علاقہ کے پناہ گزین گئے وہاں پر جھوٹے واقعات سُنا سُنا کر عوام کو بھڑکا دیا۔ جس پر اس علاقہ کی فضا بھی خراب ہوگئی چنانچہ نواکھلی۔ بہار۔ سرحد پنجاب میں جو کچھ ہوا۔ یا ہو رہا ہے۔ وہ سب پروپیگنڈا ہی کا افسوسناک نتیجہ ہے۔ پس ہم مہاراجہ صاحب سے مؤدبانہ عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی دوسری رعایا کی جان و مال کی حفاظت کے پیش نظر اور سابقہ اچھی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ہر قسم کے فساد کے انسداد کے لئے سعی و کوشش فرمائیں۔ اور مسلمانان پٹیالہ کو یہ باور کرائیں۔ کہ آپ کی ہستی اُن کے لئے بھی ویسی ہی ہمدردی و رعایا پروری کا اشارہ رکھتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ خون خرابے سے کسی قوم کو بھی حقیقی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ پس مذہبی تعصب کی وجہ فساد بنادینا نوع انسان پر سب سے بڑا ظلم ہے۔ جب کہ مذہب اعلیٰ اخلاق سکھلانے کے لئے ہی خدا نے بھیجا ہے۔

خطبہ کے خریداروں کو اطلاع

۱۔ گذشتہ ہفتہ میں چونکہ خطبہ جمعہ میسر نہیں آسکا۔ اس لئے خریداران خطبہ کی خدمت میں یہ عام پرچہ بھیجا جارہا ہے

۲۔ جن خریداران خطبہ کا چندہ عرصہ سے ختم ہے۔ ان کے نام وی۔پی بھیجے جارہے ہیں۔ وی۔پی کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ عدم وصولی کی صورت میں پرچہ بند کردیا جائے گا۔

(مینیجر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں! مینیجر

لطافت اور پاکیزگی

خدا تعالیٰ کو بہت محبوب ہے اور مومن ان کو ہمیشہ محبوب رکھنا چاہتا ہے

مکمل صفائی کے بعد بھی خوشبو کی ضرورت باقی رہتی ہے تاکہ وہ جگہیں جہاں نامعلوم طور پر آلائش باقی رہنے کا امکان ہے۔ جراثیم سے پاک اور انکے نقصان سے محفوظ رہیں!

ایسٹرن پرفیومری کمپنی کو

اپنی بہترین منتخب شدہ اور ہر دلعزیز خوشبوؤں پر بجا فخر ہے

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے پیٹ کی درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے درد میں فوراً کمی آ جاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حاد امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں آپ خود فیصلہ کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ درمیانی شیشی عہ۔ چھوٹی شیشی ۱۲ر علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

پیپل کی داڑھی کی اشد ضرورت

دوائی کے طور پر استعمال کرنے کے لئے پیپل کی داڑھی کم از کم پانچ تولہ کی اشد ضرورت ہے جو صاحب تلاش کر کے ارسال کریں گے ان کو اخراجات کے علاوہ پانچ روپے انعام بھی پیش کیا جائے گا۔ مگر ارسال کرنے سے قبل بذریعہ خط اطلاع دیں۔ اور میرا جواب ملنے کے بعد ارسال کریں۔ خاکسار۔ نور الدین ذیلدار چک ۱۱-۷ ڈاکخانہ خاص براستہ ہڑپہ ضلع منٹگمری

خوشی کا موقعہ

عزیز سعید احمد رشید صاحب کا تعلیم سے فارغ ہو کر ریلوے میں ٥.٥.٥ کے عہدہ پر تقرر ہو گیا ہے فالحمد للہ۔ بزرگان سلسلہ سے استدعا ہے کہ عزیز موصوف کی ہر طرح کامیابی اور ترقی دین و دنیا کے لئے دعا فرمائیں

بیگم مسعود احمد صاحب انجنیئر گاف روڈ لاہور

ملکی صنعت کے بہترین شاہکار

مصنوعات

اے۔ کے انجنیئرز آرک انڈسٹریز (سب آفس ٹبالہ) راوی روڈ لاہور

(۱) ہر قسم کے زراعتی آلات:۔ رہٹ۔ بیلنہ جات۔ خراس۔ چاف کٹرز وغیرہ (۲) دیگر مشینری:۔ مشین چاول قیمہ۔ سیویاں۔ آئس کریم۔ پھلوں سے رس نکالنے والی مشین (۳) آلات بجلی:۔ ہیٹر۔ چولہا۔ سائیکل کے پرزے:۔ چمٹا۔ فری ویل۔ کریگر وغیرہ (۵) مقبول عام کاسٹل مارکہ نٹ مٹن۔ ہر طرح کی ضروریات کے لئے آپ ہمیں لکھ کر ہر طرح کے خطرات سے محفوظ رہیں ہم وجبی دام اور اعلیٰ مال کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہمارے ماہر انجنیئر مشینری کے متعلق صحیح مشورہ دیں گے تفصیل کیلئے باتصویر فہرست مفت مندرجہ بالا پتہ سے طلب کریں **مینیجنگ پروپرائٹر**

اعلان نکاح

۹ فروری ۱۹۴۷ء کو اقبال بیگم کا نکاح محمد مالک ولد کرم داد قوم جٹ سکنہ تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ مبلغ آٹھ صد روپیہ مہر پر جو زیور کی صورت میں ادا کر دیا گیا ہے۔ مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت ہو۔ احمد دین سکنہ چوکنانوالی گجرات

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی

کوئی احمدی بیکار نہ رہے

(۱) کشمیر ملکی انڈسٹری سے فائدہ اٹھایئے۔ یہاں ہزاروں قسم کی ایسی اشیاء جو نہایت دلکش ہوتی ہیں۔ تیار کی جاتی ہیں۔ اور اکثر ضروریات زندگی میں شامل ہیں۔ یہ سب عام آسانی سے فروخت ہونیوالی ہیں۔ نہایت ہی معمولی سرمایہ سے کام شروع کر سکتے ہیں۔ ہر جگہ۔ ہر مقام پر کام ہو سکتا ہے۔ خاص طور سے بڑے شہروں میں ان اشیاء کی فروخت کثرت سے ہو سکتی ہے۔

(۲) جنرل مرچنٹس اور منیاری کے اقسام کے سامان رکھنے والے سب تاجر صاحبان بھی کشمیر سے نئے اقسام کا خوبصورت اور عمدہ ڈیزائن کا مال روزانہ فروخت ہونے والا منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر: جوزف ایجنسیز JOSEPH Agencies ہری سنگھ ہائی اسٹریٹ سرینگر کشمیر (سابقہ احمد ٹریڈنگ ایجنسی)

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

قرص مرکب افتیتین

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا مشہور خلائق نسخہ

مندرجہ ذیل عوارض میں اس کا استعمال مفید ہے:۔

ضعف اعصاب ۔ معدہ اور جگر کی خرابی ۔ بھوک کم لگنا ۔ نفخ ۔ مریض کا رنگ زرد کدورت مائل ہونا ۔ دائیں پسلیوں کے نیچے بوجھ ہونا ۔ معمولی ورزش سے سانس پھول جانا ۔ متلی ۔ یرقان ۔ پاخانہ کا رنگ سفید ہونا ۔ پاخانہ کبھی نرم کبھی سخت آنا ۔ استسقاء ۔ مالیخولیا ۔ کمزوری و پست ہمتی ۔ نیند نہ آنا ۔ چڑچڑاپن ۔ ضعف قلب ۔ کسی کام کو جی نہ چاہنا وغیرہ وغیرہ

ترکیب استعمال:۔ دو قرص صبح دو قرص شام ہمراہ پانی نوش کریں۔ دس دن کے بعد تین دن ناغہ۔

ھدایات:۔ صبح جاگنا۔ غسل۔ ہوا خوری۔ مراق والے مریض کو غصہ نہ آنے دیں۔ نشہ کی اشیاء سے پرہیز کریں۔ تمباکو سے بھی۔ زود ہضم غذا دیں۔ یخنی۔ دودھ اور سبزیاں۔ خوراک ایک ماہ سو ٹکیہ ۴ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدین رجسٹرڈ قادیان

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

دہلی ڈویژن میں ٹمبر ٹیکرز کی ۲۳ عارضی آسامیاں پُر کرنے کے لئے حسب سوالہ مسلمانوں کے لئے ۱ ایک اینگلو انڈین ہندوستان میں رہنے والے یورپیئوں اور سکھوں پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے ریزرو ہیں۔ امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

تنخواہ ۴۰/۲ روپے ماہوار (عارضی طور پر) معہ مہنگائی و دیگر الاؤنس ملنے جو کہ موجودہ قوانین کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی رعایتی نرخوں پر راشن خریدنے کی مراعات حاصل ہیں۔

کم از کم کوالیفیکیشنز:۔ امیدوار کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹریکولیٹ ہونا چاہیئے۔ یا جونیئر کیمبرج یا اس کے برابر کا کوئی امتحان پاس ہو۔ عمر ۱۸۔ اور ۲۵ سال کے درمیان اور گریجوایٹ کی صورت میں ۳۰ سال تک ہونی چاہیئے۔ شیڈولڈ کاسٹ کی صورت میں مندرجہ بالا عمر تین سال تک اور زیادہ ہو سکتی ہے۔

درخواستیں منظور شدہ فارموں پر جو کہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے سیکرٹری این۔ ڈبلیو۔ آر۔ سروس کمیشن ۴۲ لارنس روڈ۔ لاہور کے نام بھیجی جانی چاہئیں۔ درخواستوں کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء ہے۔

مکمل تفصیلات کے لئے سیکرٹری کو لکھیں اور جواب کے لئے چھ پیسے کے لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھ کر ہمراہ بھیجیں۔

رشتوں کی ضرورت:۔ نوجوان کنوارا مخلص احمدی میٹرک پاس کلرک ملٹری عمر ۲۲ سال تنخواہ ۱۰۰ روپیہ کیلئے تعلیم یافتہ اور شہری تمدن رکھنے والا رشتہ

(۲) نوجوان عمر ۱۸ سال ماہوار آمدنی ۷۰/- روپیہ رشتہ خواہ دیہاتی تمدن والا ہو۔ تعلیم کی شرط نہیں۔

(۳) شریف احمدی خاندان کی لڑکی عمر ۱۶ سال مڈل پاس کشیدہ کاری و امور خانہ داری سے واقف رشتہ شریف احمدی تعلیم یافتہ برسر روزگار شہری تمدن کو ترجیح دی جاوے گی۔

محمد ابراہیم احمدی مستری حاجی پورہ سیالکوٹ شہر

ضروری خبریں

تقسیم بنگال کا مطالبہ

کلکتہ ۶ اپریل۔ بنگال ہندو پراونشل کانفرنس نے ایک قرارداد میں فوری طور پر بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہندو پاکستان کا مطالبہ تسلیم کرتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ بنگال ہندوستان کی مرکزی یونین کے ساتھ وابستہ رہے۔ لیکن چونکہ مسلم لیگ مسلمانوں کو ایک الگ قوم تصور کرتی ہے۔ اور ہندوستان کی مرکزی یونین سے بالکل علیحدہ ہو جانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اس لئے موجودہ بنگال کی قومی زندگی کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ بنگال کو دو صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ صرف اسی صورت میں بنگال کے ہندو مطمئن ہو سکتے ہیں۔ کانفرنس نے ایک کونسل آف ایکشن کی تشکیل کی ہے۔ جو جون ۱۹۴۷ء تک ایک لاکھ رضاکار بھرتی کرنے کی کوشش کرے گی۔ نئے صوبہ کی حدود متعین کرنے کے لئے بھی ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ ایک اور قرارداد میں بنگال کی موجودہ وزارت پر عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اسے فوراً توڑ دیا جائے۔ ورنہ صوبہ کے طول و عرض میں بدامنی اور بے اطمینانی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

تقسیم پنجاب کی مذمت

نئی دہلی ۶ اپریل۔ آل انڈیا مسلم ویمن لیگ کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں تقسیم پنجاب کی مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ تقسیم پنجاب صوبہ کی ہر قوم کے لئے مضر ثابت ہو گی۔ یہ تجویز محض مسلمانوں کی دلآزاری کے لئے اور انہیں اپنے جائز حقوق سے محروم کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے۔ ایک اور قرارداد میں گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ موجودہ اسمبلی کو توڑ کر نئے انتخابات کرائے جائیں۔ مجلس عاملہ نے خواتین کی ایک نیشنل گارڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بیگم یوسف عبداللہ ہارون اور مس ممتاز شاہنواز کو اس سلسلے میں انچارج مقرر کیا گیا ہے۔

فرقہ وارانہ بدامنی کی رفتار

پنجاب کے طول و عرض میں امن ہے

لاہور میں ہندو اور سکھ لیڈروں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو مصیبت زدگان کی مدد کرے گی۔ امرتسر میں مقامی بیوپاریوں اور ایڈیشنل مجسٹریٹ کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کی رو سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک ہفتہ تک امرتسر میں بازار گیارہ بجے سے لے کر شام کے چار بجے تک کھلا کریں گے۔ پشاور۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ رانچی۔ بنارس وغیرہ ہر جگہ اب صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔

فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت

نئی دہلی ۶ اپریل۔ گاندھی جی نے پرارتھنا کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے۔ کہ آج ہم ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ اور بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مجھے خطرہ ہے کہ اگر امن قائم نہ کیا گیا تو سارے ملک میں بدامنی کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ جس میں سب دل ملک جل کر بھسم ہو جائیں گے۔ گو اب آزادی آ رہی ہے۔ لیکن ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ آیا ہم آزادی لینے اور اسے قائم رکھنے کے قابل بھی ہیں یا نہیں۔

سردار پٹیل نے گجرات میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آزادی ہمیں اتنی جلدی مل رہی ہے۔ کہ ہمیں اپنے اختلافات کو مٹانے اور اپنی اقتصادی حالت سدھارنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ اگر ہم نے اپنی حالت سدھارنے کی کوشش نہ کی۔ تو ہمارا تمدن اور اقتصادی نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ برطانیہ کے عہد میں ہم زیادہ امن اور چین کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ اور اب آزادی کے قریب میں ہم بدامنی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ گجرات کے علاقہ میں اب تک امن قائم رہا ہے۔

نئی دہلی ۶ اپریل۔ ریاست بڑودہ۔ جے پور اور دکن کی متعدد ریاستوں نے اطلاع دے دی ہے کہ وہ دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ امید ہے کہ ریاست پٹیالہ اور بیکانیر بھی یہی فیصلہ کرنے والی ہیں۔

بمبئی ۶ اپریل۔ بمبئی کی بسوں اور ٹریموں کے ملازمین نے جو ہڑتال کر رکھی ہے۔ اسے جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ خفیہ ووٹوں کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ آٹھ ہزار میں سے پانچ ہزار مزدوروں نے ہڑتال جاری رکھنے کے حق میں ووٹ دئیے۔ حکومت بمبئی نے اس معاملہ کو غیر جانبدار ثالث کو سونپنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کلکتہ ۶ اپریل۔ ایشیائی کانفرنس کے برمی وفد کے لیڈر نے کہا کہ یہ کانفرنس اپنی قسم کی پہلی کانفرنس تھی۔ اور بہت کامیاب رہی ہے۔ آپ نے مشہور ہندوستانی سائنسدان سر سی۔ وی۔ رمن کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے برما آنا منظور کر لیا ہے۔ آپ نے کہا میں یونیورسٹی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد ان سے خط و کتابت کروں گا۔ روسی وفد کے ارکان بھی کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔

لاہور ۶ اپریل۔ لاہور کارپوریشن کے میئر میاں امیرالدین نے ایک بیان میں افسوس ظاہر کیا ہے کہ گذشتہ ہفتہ سے لاہور میں اکا دکا حملوں کے باعث پھر سراسیمگی پیدا ہو گئی ہے۔ اور روزمرہ کی زندگی میں پھر تعطل سا واقعہ ہو گیا ہے۔ میاں صاحب نے تمام اہالیان لاہور سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ شہر میں امن بحال کرنے میں مدد دیں۔

واشنگٹن ۶ اپریل۔ مسٹر ہنری الیف وی گریڈی کو ہندوستان میں امریکی سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۶ اپریل۔ حکومت ہند ایک ڈیفنس آف انڈیا کمیٹی کے قیام کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس کے چیئرمین نئے وائسرائے لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن اور سردار بلدیو سنگھ نائب صدر ہوں گے۔ کمانڈر انچیف بھی کمیٹی کے رکن ہوں گے۔ یہ کمیٹی ہندوستانی دفاع سے متعلقہ تمام مسائل پر غور کرے گی۔ کمانڈر انچیف موجودہ ایگزیکٹو کونسل کے رکن نہیں ہیں۔ اب مذکورہ بالا ڈیفنس کمیٹی قائم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مرکزی حکومت کو ہمیشہ کمانڈر انچیف کے اہم مشورے حاصل ہوتے رہیں۔ ڈیفنس کمیٹی میں فنانس ممبر، ہوم ممبر، لیبر ممبر، کمیونیکیشنز ممبر اور ٹرانسپورٹ ممبر بھی شامل ہوں گے۔

نئی دہلی ۶ اپریل۔ دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے اس حکم کی میعاد میں مزید توسیع کر دی ہے جس کے مطابق لوگوں کو بندوقیں۔ لاٹھیاں۔ ہتھوڑے۔ کلہاڑیاں وغیرہ لے کر چلنے پھرنے کی ممانعت کر دی گئی تھی۔

لاہور ۶ اپریل۔ سکھ ممبران پنجاب اسمبلی کی طرف سے تقسیم پنجاب کی جو حمایت کی گئی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مشہور سکھ لیڈر بابا کھڑک سنگھ نے کہا ہے۔ پنجاب کو دو صوبوں میں تقسیم کرنے کی سکیم ناقابل عمل ہے۔ مجوزہ تقسیم پنجاب کے سکھوں میں پھوٹ ڈال دے گی۔ اور سکھ پنتھ کی یکجہتی کو سخت نقصان پہنچائے گی۔ آپ نے مزید کہا کہ تقسیم پنجاب کے سلسلہ میں سکھوں کا استصواب رائے کر لینا مفید ثابت ہو گا۔

مدراس ۶ اپریل۔ کل مدراس کی تمام ٹریڈ یونینوں کے نمائندوں کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر مدراس اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پبلک سیفٹی آرڈیننس کو منسوخ نہ کیا گیا تو صوبہ میں غیر محدود عرصہ کے لئے عام ہڑتال کر دی جائے۔

نئی دہلی ۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ عارضی حکومت نے مرکزی تنخواہ کمیشن کی طرف سے پیش کردہ تمام سفارشات منظور کر لی ہیں۔ ان سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۴۸ کروڑ روپے خرچ کرنا پڑیں گے۔